

کرتے تو یہ آفت نہ آتی منع ہے کیونکہ اس میں تقدیر الہی پر بے اعتمادی اور اپنی تدبیر پر بھروسہ نکلتا ہے۔

۹۶۔ کتاب الخبر الواحد

کتاب خبر واحد کے بیان میں

(ان احادیث کا بیان جن کو ایک سچے اور معتبر شخص نے روایت کیا ہو)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ایک سچے شخص کی خبر پر اذان نماز روزے فرائض سارے احکام میں عمل ہونا

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ میں فرمایا ”ایسا کیوں نہیں کرتے ہر فرقہ میں سے کچھ لوگ نکلیں تاکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور لوٹ کر اپنی قوم کے لوگوں کو ڈرائیں اس لیے کہ وہ تباہی سے بچے رہیں۔“ اور ایک شخص کو بھی طائفہ کہہ سکتے ہیں جیسے سورہ حجرات کی اس آیت میں فرمایا ”اگر مسلمانوں کے دو طائفے لڑ پڑیں اور اس میں وہ دو مسلمان بھی داخل ہیں جو آپس میں لڑ پڑیں (تو ہر ایک مسلمان ایک طائفہ ہوا) اور (اسی سورت میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”مسلمانو! (جلدی مت کیا کرو) اگر تمہارے پاس بدکار شخص کچھ خیر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔“ اور اگر خبر واحد مقبول نہ ہوتی تو آنحضرت ﷺ ایک شخص کو حاکم بنا کر اور اس کے بعد دوسرے شخص کو کیوں بھیجتے اور یہ کیوں فرماتے کہ اگر پہلا حاکم کچھ بھول جائے تو دوسرا حاکم اس کو سنت کے طریق پر لگا دے۔

۱۔ باب مَا جَاءَ فِي إِجَازَةِ خَيْرِ الْوَاحِدِ الصَّدُوقِ

فِي الْأَذَانِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿فَلَوْ لَا نَفَرْنَا مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لَيَفْشَقُوا فِي الدِّينِ وَلَيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾ [التوبة : ۱۲۲] وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا﴾ [الحجرات : ۹] فَلَوْ اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَا فِي مَعْنَى الْآيَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ [الحجرات : ۶] وَكَيْفَ بَغَتْ النَّبِيُّ ﷺ أَمْرَأَةً وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ، فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ رَذًى إِلَى السُّنَّةِ.

جن کو اصطلاح الحدیث میں خبر واحد کہتے ہیں اکثر صحیح احادیث اسی قسم کی ہیں کہ ان کو ایک یا دو صحابہ یا دو تابعین نے روایت کیا ہے۔ خبر واحد کا جب راوی سچا اور ثقہ اور معتبر ہو تو اس کا قبول کرنا تمام اماموں نے واجب رکھا ہے اور ہمیشہ قیاس کو ایسی حدیث کے مقابل ترک کر دیا ہے۔ بلکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے تو اور زیادہ احتیاط کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مرسل اور ضعیف حدیث یہاں تک کہ صحابی کا قول بھی حجت ہے اور قیاس کو اس کے مقابلہ میں ترک کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو جزائے خیر دے وہ اہلسنت یعنی اہل حدیث کے پیشوا تھے۔ ہمارے زمانے میں جو لوگ اپنے تئیں حنفی کہتے ہیں اور صحیح حدیث کو

سن کر بھی قیاس کی پیروی نہیں چھوڑتے وہ سچے حنفی نہیں ہیں بلکہ بدنام کنندہ کونامے چند اپنے امام کے جھوٹے نام لیا ہیں۔ سچے حنفی اہل حدیث ہیں جو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت اور ارشاد کے مطابق چلتے ہیں اور تمام عقائد اور صفات اللہ اور اصول میں ان کے ہم اعتقاد اور ہم عمل ہیں۔ اس آیت ذیل سے خبر واحد کا جھٹ ہونا نکلتا ہے کیونکہ طائفہ ایک شخص کو بھی کہہ سکتے ہیں اور بعض فرقہ میں صرف تین ہی آدمی ہوتے ہیں۔ اس دوسری آیت سے صاف نکلتا ہے کہ اگر نیک اور سچا اور معتبر شخص کوئی خبر لائے تو اس کو مان لینا چاہیے۔ اس میں تحقیق کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر اس کی خبر کا بھی یہی حکم ہو جو بدکار کی خبر کا ہے تو نیک اور بدکار دونوں کا یکساں ہونا لازم آئے گا۔ ابن کثیر نے کہا آیت سے یہ بھی نکلا کہ فاسق اور بدکار شخص کی روایت کی ہوئی حدیث جھٹ نہیں، اسی طرح مجہول الحال کی۔ حدیث مذکور سے ظاہر ہوا کہ اگر خبر واحد قبول کے لائق نہ ہوتی تو ایک شخص واحد کو حاکم بنا کر بھیجنا یا ایک شخص واحد کا دوسرے کی غلطی ظاہر کرنا اس کو ٹھیک رستے پر لگانا اس کے کچھ معنی نہ ہوتے۔

(۷۲۴۶) ہم سے محمد بن ثنیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوہاب نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا، ان سے ابو قلابہ نے، ان سے مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم سب جوان اور ہم عمر تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیس دن تک ٹھہرے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت شفیق تھے۔ جب آپ نے معلوم کیا کہ اب ہمارا دل اپنے گھروالوں کی طرف مشتاق ہے تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ اپنے پیچھے ہم کن لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہیں۔ ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر چلے جاؤ اور ان کے ساتھ رہو اور انہیں اسلام سکھاؤ اور دین بتاؤ اور بہت سی باتیں آپ نے کہیں جن میں بعض مجھے یاد نہیں ہیں اور بعض یاد ہیں اور (فرمایا کہ) جس طرح مجھے تم نے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھو۔ پس جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک تمہارے لیے اذان کے اور جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

۷۲۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَابَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عَشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَافِقًا فَلَمَّا ظَنُّ أَنَا قَدْ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدْ اشْتَقْنَا سَأَلْنَا عَنْ تَرْكِنَا بَعْدَنَا، فَأَخْبَرَنَا قَالَ: ((ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِمُوا فِيهِمْ، وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ)) وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا ((وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذَنَ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيُؤْمَرْكُمْ أَكْبَرُكُمْ)). [راجع: ۶۲۸]

ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص اذان دے تو معلوم ہوا کہ ایک شخص کے اذان دینے پر لوگوں کو عمل کرنا اور نماز پڑھ لینا درست ہے۔ آخر یہ بھی تو خبر واحد ہے۔

(۷۲۴۷) ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ قطان نے، ان سے سلیمان تیبی نے، ان سے ابو عثمان نمدی نے، ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ صرف اس لیے اذان دیتے ہیں یا نداء کرتے ہیں تاکہ جو نماز کے

۷۲۴۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ النَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ أَذَانَ بِلَالٍ مِنْ سَحْرِهِ، فَإِنَّهُ يُؤْذِنُ - أَوْ قَالَ يُنَادِي

لیے بیدار ہیں وہ واپس آجائیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں اور فجر وہ نہیں ہے جو اس طرح لمبی دھاری ہوتی ہے۔ یحییٰ نے اس کے اظہار کے لیے اپنے دونوں ہاتھ ملائے اور کہا یہاں تک کہ وہ اس طرح ظاہر ہو جائے اور اس کے اظہار کے لیے انہوں نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں کو پھیلا کر بتلایا۔

لِيُزَجَعَ قَائِمُكُمْ، وَيُنْبَهَ نَائِمُكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا)) وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ حَتَّى يَقُولَ: هَكَذَا وَمَذَّ يَحْيَى إصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ. [راجع: ۶۲۱]

یعنی چوڑے آسمان کے کنارے کنارے پھیلی ہوئی صبح صادق ہوتی ہے۔

(۷۲۴۸) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلال رضی اللہ عنہ (رمضان میں) رات ہی میں اذان دیتے ہیں (وہ نماز فجر کی اذان نہیں ہوتی) پس تم کھاؤ پیو، یہاں تک کہ عبداللہ ابن ام مکتوم اذان دیں (تو کھانا پینا بند کر دو)

۷۲۴۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ بَلَالًا يُنَادِي بَلِيلًا، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ)). [راجع: ۶۱۷]

ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے ایک شخص بلال یا عبداللہ ابن ام مکتوم کی اذان کو عمل کے لیے کافی سمجھا اس سے بھی خبر واحد کا اثبات ہوا۔ واحد شخص جب معتبر ہوئے اس کا روایت کرنا بھی اسی طرح حجت ہے جیسے شخص واحد کی اذان جملہ مسلمانوں کے لیے حجت ہے۔ خبر واحد کو حجت نہ ماننے والے کو چاہیئے کہ شخص واحد کی اذان کو بھی تسلیم نہ کرے۔ اذلیس فلیس۔

(۷۲۴۹) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، ان سے حکم بن عتبہ نے، ان سے ابراہیم نخعی نے، ان سے علقمہ بن قیس نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعت نماز پڑھائی تو آپ سے پوچھا گیا کیا نماز (کی رکعتوں) میں کچھ بڑھ گیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہے؟ صحابہ نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعت نماز پڑھائی ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے سلام کے بعد دو سجدے (سہو کے) کئے۔

۷۲۴۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابِرَاهِيمَ، عَنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيلَ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

[راجع: ۴۰۱]

تشیخ اگرچہ اس روایت کی تطبیق ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ یہ کہنے والے کہ آپ نے پانچ رکعت پڑھی ہیں۔ کئی آدمی معلوم ہوتے ہیں لیکن امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جسے خود انہوں نے کتاب الصلوٰۃ باب اذا صلی خمساً میں روایت کیا۔ اس میں یہ صیغہ مفردیوں ہے کہ قال صلیت خمساً تو باب کی مطابقت حاصل ہو گئی۔ اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کے کہنے پر عمل کیا۔ حافظ نے کہا کہ اس شخص کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ آنحضرت ﷺ نے صرف ایک شخص کے کہنے پر اعتبار کر لیا اگر ایک معتبر آدمی کا کہنا ناقابل اعتبار ہوتا تو آپ ایسا کیوں کرتے۔ معلوم

ہوا کہ شخص واحد معتبر کی روایت کو تسلیم کرنا عقلاً و نقلاً ہر طرح سے درست ہے جو لوگ مطلق خبر واحد کے تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں ان کا یہ کہنا کسی طرح سے بھی درست نہیں ہے۔

(۷۲۵۰) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے مالک نے بیان کیا، سے ایوب سختیانی نے، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو ہی رکعت پر (مغرب یا عشاء کی نماز میں) نماز ختم کر دی تو ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے پوچھا کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور دو آخری رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کی اور سجدہ کیا (نماز کے عام) سجدے جیسا یا اس سے طویل، پھر آپ نے سر اٹھایا، پھر تکبیر کی اور نماز کے سجدے جیسا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا۔

۷۲۵۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ)) فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ آخِرَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ ثُمَّ رَفَعَ.

[راجع: ۴۸۲]

ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے ذوالیدین اکیلے شخص کی خبر کو قاتل عمل جان کر منظور کر لیا اور تصدیق مزید کے لیے دوسرے لوگوں سے بھی دریافت فرمایا۔ اگر ایک شخص کی خبر قاتل عمل نہ ہوتی تو آپ ذوالیدین کے کہنے پر کچھ خیال ہی نہ فرماتے، اس سے خبر واحد کی دوسروں سے تصدیق کر لینا بھی ثابت ہوا۔

(۷۲۵۱) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مسجد قبا میں لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آنے والے نے ان کے پاس پہنچ کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر رات قرآن کی آیت نازل ہوئی ہے اور آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی طرف منہ کر لیں پس تم بھی اسی طرف رخ کر لو۔ ان لوگوں کے چہرے شام (یعنی بیت المقدس) کی طرف تھے، پھر وہ لوگ کعبہ کی طرف مڑ گئے۔

۷۲۵۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقَبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنًا، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ. [راجع: ۳۰۴]

باب کی مطابقت یہ ہے کہ ایک شخص کی خبر پر مسجد قبا والوں نے عمل کیا۔

(۷۲۵۲) ہم سے یحییٰ بن موسیٰ الجعفی نے بیان کیا، کہا ہم سے وکیع بن جراح نے بیان کیا، ان سے اسرائیل بن یونس نے، ان سے ابو

۷۲۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ النَّبَرَاءِ

قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا﴾ [البقرة: ١٤٤] فَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَصَلَّى مَعَ رَجُلٍ الْعَصْرَ، ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرِفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ.

[راجع: ٤٠]

شرح

یہ واقعہ تحویل قبلہ کے پہلے دن مسجد بنی حارث یعنی مسجد قبلتین کا ہے۔ بعض روایتوں میں ظہر کی نماز مذکور ہے اور اگلی حدیث کا واقعہ دوسرے روز کا مسجد قبا کا ہے تو دونوں روایتوں میں اختلاف نہیں رہا۔ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ خبر واحد کو تسلیم کر کے اس پر جمہور صحابہ نے عمل کیا۔ جو لوگ خبر واحد کے منکر ہیں وہ جمہور صحابہ کے طرز عمل سے منکر ہیں۔

(٤٢٥٣) مجھ سے یحییٰ بن قزعة نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابو طلحہ انصاری، ابو عبیدہ بن الجراح اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو کعبہ کی شراب پلا رہا تھا۔ اتنے میں ایک آنے والے شخص نے آکر خبر دی کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی خبر سنتے ہی کہا انس! ان منکوں کو بڑھ کر سب کو توڑ دے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک ہاون دستہ کی طرف بڑھا جو ہمارے پاس تھا اور میں نے اس کے نچلے حصہ سے ان منکوں پر مارا جس سے وہ سب ٹوٹ گئے۔

٧٢٥٣- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبِيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فُضَيْخٍ وَهُوَ تَمْرٌ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجِرَارِ فَانْكُسِرْهَا قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى انْكَسَرَتْ.

[راجع: ٢٤٦٤]

شرح

سبحان اللہ! صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایمانداری اور تقویٰ شعاری، ایمان ہو تو ایسا ہو۔ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ ایک شخص

کی خبر شراب کے حرام ہو جانے پر اعتماد کر لیا۔ اس سے بھی خبر واحد پر عمل کا اثبات ہوا۔

۷۲۵۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ خُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ ((لَا بُعْثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٌ)) فَاسْتَشَرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ. [راجع: ۳۷۴۵]

(۷۲۵۳) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، کہا ہم۔ ابو اسحاق نے، ان سے صلہ بن زفر نے اور ان سے خذیفہ رضی اللہ عنہ نے۔ کریم ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار آدمی جو حقیقی امانت دار ہو گا بھیجوں گا۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ منتظر رہے (کہ کون اس صفت سے موصوف ہے) تو آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

اس سے بھی خبر واحد کا اثبات ہوا کہ آپ نے اکیلے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمانے کا اعلان کیا اور ان کو بھیجا۔ صدق رسول اللہ ﷺ۔

۷۲۵۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ)). [راجع: ۳۷۴۴]

(۷۲۵۵) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے خالد بن مران نے بیان کیا، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہر امت میں ایک امانت دار ہوتا ہے اور اس امت کے امانت دار ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

یہ ایمانداری اور امانت داری میں فرد فرید تھے گو اور سب صحابہ بھی ایماندار و پابندار تھے مگر ان کا درجہ اس خاص صفت میں بہت ہی بڑھا ہوا تھا جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا درجہ حیا میں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شجاعت میں۔ (رضی اللہ عنہم اجمعین)

۷۲۵۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَنْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَشَهِدَتْهُ أَتَيْنُهُ بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَإِذَا غَبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَشَهِدَ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [راجع: ۸۹]

(۷۲۵۶) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے عبید بن حنین نے بیان کیا، ان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب تھے (اوس بن خولی نام) جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شرکت نہ کر سکتے اور میں شریک ہوتا تو انہیں آکر آنحضرت ﷺ کی مجلس کی خبریں بتاتا اور جب میں آنحضرت ﷺ کی مجلس میں شریک نہ ہو پاتا اور وہ شریک ہوتے تو وہ آکر آنحضرت ﷺ کی مجلس کی خبریں مجھے بتاتے۔

اس حدیث سے خبر واحد کا حجت ہونا نکلتا ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی خبر پر یقین کرتے اور وہ حضرت کی خبر پر اعتماد کرتا تھا۔ پس خبر واحد پر تو اترا عمل ہوتا آ رہا ہے مگر مقلدین کو اللہ عقل دے کہ وہ کیوں ایک صحیح بات کے زبردستی سے منکر ہو گئے ہیں۔

۷۲۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا

(۷۲۵۷) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان

کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے زید نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر ایک صاحب عبد اللہ بن حذافہ سہمی کو بنایا، پھر (اس نے کیا کیا کہ) آگ جلوائی اور (لشکریوں سے) کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ۔ جس پر بعض لوگوں نے داخل ہونا چاہا لیکن کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم آگ ہی سے بھاگ کر آئے ہیں۔ پھر اس کا ذکر آنحضرت ﷺ سے کیا تو آپ نے ان سے فرمایا، جنہوں نے آگ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو اس میں قیامت تک رہتے اور دوسرے لوگوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت حلال نہیں ہے اطاعت صرف نیک کاموں میں ہے۔

تشیخ باقی خدا و رسول کے حکم کے خلاف کسی کا حکم نہ ماننا چاہیے، بادشاہ ہو یا وزیر سب چھپر پر رہے ہمارا بادشاہ حقیقی اللہ ہے۔ یہ دنیا کے جھوٹے بادشاہ گویا گڑبوں کے بادشاہ ہیں یہ کیا کر سکتے ہیں بہت ہوا تو دنیا کی چند روزہ زندگی لے لیں گے وہ بھی بادشاہ حقیقی چاہے گا ورنہ ایک بال ان سے بیکار نہیں ہو سکتا۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں نکلتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جاز باتوں میں سردار کی اطاعت کا حکم دیا، حالانکہ وہ ایک شخص ہوتا ہے دوسرے یہ کہ بعض صحابہ نے اس کی بات سنی اور آگ میں بھی گھسا چاہا۔

(۷۲۵۸-۷۲۵۹) ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا جھگڑا لائے۔ دوسری سند اور امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا (تفصیل آگے حدیث ذیل میں ہے)

(۷۲۶۰) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ دیہاتوں میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! کتاب اللہ کے مطابق میرا فیصلہ فرمادیتے۔ اس

عَنْدَرُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ جَيْشَنَا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا، فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ: ادْخُلُوهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ آخَرُونَ: إِنَّمَا فَرَزْنَا مِنْهَا فَلَذَكُرُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا: ((لَوْ دَخَلُوهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) وَقَالَ لِلآخَرِينَ: ((لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ)). [راجع: ۴۳۴۰]

۷۲۵۸، ۷۲۵۹ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۲۳۱۴، ۲۳۱۵]

۷۲۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَغْرَابِ فَقَالَ: يَا

کے بعد ان کا مقابل فریق کھڑا ہوا اور کہا انہوں نے صحیح کہا یا رسول اللہ! ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے اور مجھے کہنے کی اجازت دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کہو۔ انہوں نے کہا کہ میرا لڑکا ان کے یہاں مزدوری کیا کرتا تھا (عمیت بمعنی اجیر، مزدور ہے) پھر اس نے ان کی عورت سے زنا کر لیا تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا ہوگی لیکن میں نے اس کی طرف سے سو بکریوں اور ایک باندی کا فدیہ دیا (اور لڑکے کو چھڑا لیا) پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس کی بیوی پر رجم کی سزا لاگو ہوگی اور میرے لڑکے کو سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلا وطنی کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ باندی اور بکریاں تو اسے واپس کر دو اور تمہارے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا ہے اور اے انیس! (قبیلہ اسلم کے ایک صحابی) اس کی بیوی کے پاس جاؤ، اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے رجم کر دو۔ چنانچہ انیس رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور اس نے اقرار کر لیا پھر انیس رضی اللہ عنہ نے اس کو سنگسار کر ڈالا۔

رَسُولَ اللَّهِ أَقْضِ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنْذَن لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((قُلْ)) فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، وَالْعَسِيفُ: الْأَجِيرُ، فَرَزَنِي بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرُّجْمَ، فَأَقْدَنْتُ مِنْهُ بِمَانَةِ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةً، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ الرُّجْمَ، وَإِنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةِ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرُدُّوْهَا وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أَنْيسُ - لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ - فَأَعْذُ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اغْتَرَفْتَ لَارْجُمَهَا)) فَعَدَا عَلَيْهَا أَنْيسٌ فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

تفسیر باب کی مطابقت اس سے نکلی کہ آپ نے ایک شخص واحد کو ایذا کا حکم دیا۔ اس نے حکم شرعی یعنی رجم جاری کیا۔ بعضوں نے کہا آپ نے ہر فریق کی جو ایک تن تھا تھا بات قبول کی اس کی تصدیق فرمائی۔ امام ابن قیم نے فرمایا: خبر واحد تین قسم کی ہے ایک یہ کہ قرآن کے موافق ہو، دوسرے یہ کہ اس میں قرآن کی تفصیل ہو، تیسرے یہ کہ اس میں ایک نیا حکم ہو جو قرآن میں نہیں ہے۔ ہر حال میں اس کا اتباع واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا جدا گانہ حکم دیا۔ پس اگر خبر واحد وہی قائل قبول ہو جو قرآن کے موافق ہے تو رسول کی اطاعت علیحدہ اور خاص نہیں ہوئی اور حنفیہ جو کہتے ہیں کہ قرآن پر زیادتی خبر واحد سے نہیں ہو سکتی بلکہ خبر مشہور یا متواتر ہونا ضرور ہے۔ انہوں نے بہت سے مسائل میں اپنے اس اصول کے خود خلاف کیا ہے جیسے نیزہ ترسے وضو کے جواز اور نصاب سرقہ اور مردس درہم سے کم نہ ہونا اور ایک عورت اور اس کی پھوپھی یا خالہ میں جمع حرام ہونا اور شفعہ یا رہن اور صدہا مسائل میں جن میں آحاد احادیث وارد ہیں اور باوجود اس کے حنفیہ نے اس سے کلام اللہ پر زیادت کی ہے۔ میں کہتا ہوں حنفیہ کا کوئی اصول جماعتی نہیں ہے۔ اصول میں تو یہ لکھتے ہیں کہ خبر واحد اور قول صحابی بھی حجت ہے۔ بتوک بہ القیاس اور پھر صدہا مسائل میں حدیث کے خلاف قیاس پر عمل کرتے ہیں۔ اصول میں لکھتے ہیں کہ کتاب اللہ پر زیادت کے لیے خبر مشہور یا متواتر ضرور ہے اور پھر صدہا مسائل میں خبر واحد سے زیادت کرتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں وہاں خبر مشہور کو بھی یہ بمانہ کر کے کہ مخالف کتاب اللہ ہے ترک کر دیتے ہیں۔ مثلاً یحییٰ مع الشاہد الواحد کی احادیث کو۔ غرض یہ عجب اصول ہیں جو کچھ

سمجھ میں نہیں آتے اور حق یہ ہے کہ یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصول نہیں ہیں خود بچپلوں نے قائم کئے ہیں اور وہی حق تعالیٰ کے پاس جواب دار نہیں گے اللہ انصاف نصیب کرے۔

۲- باب بَغْتِ النَّبِيِّ ﷺ الزُّبَيْرِ طَلِيعَةً وَحَدَهُ

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس باب سے یہ ثابت فرما رہے ہیں کہ خبر واحد کی صحت پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اعتماد فرمایا اگر ایسا نہ ہو تو آپ واحد شخص یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس معرکے کے لیے نہ بھیجتے۔

(۷۲۶۱) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن المنکدر نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ غزوہ خندق کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دشمن سے خبر لانے کے لیے) صحابہ سے کہا تو زبیر رضی اللہ عنہ تیار ہو گئے پھر ان سے کہا تو زبیر رضی اللہ عنہ ہی تیار ہوئے۔ پھر کہا، پھر بھی انہوں نے ہی آمادگی دکھائی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری (مددگار) ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر رضی اللہ عنہ ہیں اور سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ روایت ابن المنکدر سے یاد کی اور ایوب نے ابن المنکدر سے کہا، اے ابو بکر! (یہ محمد بن منکدر کی کنیت ہے) ان سے جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کیجئے کیونکہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ آپ جابر رضی اللہ عنہ کی احادیث بیان کریں تو انہوں نے اسی مجلس میں کہا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اور چار احادیث میں پے در پے یہ کہا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ علی بن عبد اللہ مدینی نے کہا کہ میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا کہ سفیان ثوری تو ”غزوہ قرظہ“ کہتے ہیں (بجائے غزوہ خندق کے) انہوں نے کہا کہ میں نے اتنے ہی یقین کے ساتھ یاد کیا ہے جیسا کہ تم اس وقت بیٹھے ہو کہ انہوں نے ”غزوہ خندق“ کہا۔ سفیان نے کہا کہ یہ دونوں ایک ہی غزوہ ہیں (کیونکہ) غزوہ خندق کے فوراً بعد اسی دن غزوہ قرظہ پیش آیا اور وہ مسکرائے۔

۷۲۶۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَاتْدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَاتْدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَاتْدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ)) قَالَ سُفْيَانٌ: حَفِظْتُهُ مِنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ لَهُ أَيُّوبُ: يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَإِنَّ الْقَوْمَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ تَحْدِثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ: سَمِعْتُ جَابِرًا قَتَابَعَ بَيْنَ أَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ يَوْمَ قَرْيَظَةَ: فَقَالَ كَذًا حَفِظْتُهُ مِنْهُ كَمَا أَنَّكَ جَالِسٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ قَالَ سُفْيَانٌ: هُوَ يَوْمٌ وَاحِدٌ وَكَبَسَمَ سُفْيَانٌ.

[راجع: ۲۸۴۶]

تفسیر بنی قرظہ کے دن سے وہ دن مراد ہے جب جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قرظہ کی خبر لانے کے لیے فرمایا تھا وہ دن مراد نہیں ہے جب بنی قرظہ کا محاصرہ کیا اور ان سے جنگ شروع کی کیونکہ یہ جنگ جنگ خندق کے بعد ہوئی جو کئی دن تک قائم رہی تھی۔ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے ایک شخص زبیر رضی اللہ عنہ کو خبر لانے کے لیے بھیجا اور ایک شخص کی خبر

قابل اعتماد سمجھی۔

۳- باب قولِ اللہ تعالیٰ:

باب اللہ تعالیٰ کا سورۃ احزاب میں فرمانا کہ

﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ [الاحزاب : ۵۳] فَإِذَا أُذِنَ لَهُ وَاحِدٌ جَازٍ.

”نبی کے گھروں میں نہ داخل ہو مگر اجازت لے کر جب تم کو کھانے کے لیے بلایا جائے۔“ ظاہر ہے کہ اجازت کے لیے ایک شخص کا بھی اذن دینا کافی ہے

جسور کا یہی قول ہے کیونکہ آیت میں کوئی قید نہیں ہے کہ ایک شخص یا اتنے شخص اجازت دیں بلکہ اذن کے لیے ایک عادل شخص کا اذن دینا کافی ہے کیونکہ ایسے معاملے میں جھوٹ بولنے کا موقع نہیں ہے اس سے بھی خبر واحد کی صحت ثابت ہوتی ہے۔

۷۲۶۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي غُمَّانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا، وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ الْبَابِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ((أَنْذَنُ لَهُ وَبَشْرَةٌ بِالْجَنَّةِ)) فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: ((أَنْذَنُ لَهُ وَبَشْرَةٌ بِالْجَنَّةِ)) ثُمَّ جَاءَ غُمَّانُ فَقَالَ: ((أَنْذَنُ لَهُ وَبَشْرَةٌ بِالْجَنَّةِ)).

(۷۲۶۳) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے دروازہ کی نگرانی کا حکم دیا، پھر ایک صحابی آئے اور اجازت چاہی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہیں بھی اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو۔

[راجع: ۳۶۷۴]

ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ انہوں نے ایک شخص یعنی ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی اجازت کو کافی سمجھا۔

۷۲۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُثَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: جَنَّتْ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَشْرُوبَةٍ لَهُ وَغَلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ اسْتَوْدَعَ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ: قُلْ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي.

(۷۲۶۳) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ اپنے بالاخانہ میں تشریف رکھتے تھے اور آپ کا ایک کالا غلام سیڑھی کے اوپر (نگرانی کر رہا) تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ کہو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑا ہے اور اجازت چاہتا ہے۔

[راجع: ۸۹]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خبر سنی کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ اس تحقیق کے لیے آئے اور ایک دربان رباح نامی کی اجازت لینے پر اعتماد کیا۔ اس سے خبر واحد کا حجت ہونا ثابت ہوا۔

باب نبی کریم ﷺ کا عالموں اور قاصدوں کو یکے بعد

دیگرے بھیجا

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دحیہ الکلبی رضی اللہ عنہ کو اپنے خط کے ساتھ عظیم بصری کے پاس بھیجا کہ وہ یہ خط قیصر شاہ روم تک پہنچا دے۔

اور حاطب بن ابی بلتعہ کو خط دے کر مقوقس بادشاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا یہ خط اب تک موجود ہے اور اس کی عکسی تصاویر چھپ چکی ہیں اور شجاع بن ابی شمر کو بقاء کے حاکم کے پاس بھیجا۔

(۷۲۶۴) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یونس نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ پرویز شاہ ایران کو خط بھیجا اور قاصد عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ خط بحرین کے گورنر منذر بن ساوی کے حوالہ کریں وہ اسے کسریٰ تک پہنچائے گا۔ جب کسریٰ نے وہ خط پڑھا تو اسے پھاڑ دیا۔ مجھے یاد ہے کہ سعید بن المسیب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بددعا دی کہ اللہ انہیں بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

ٹکڑے ٹکڑے کر دے، ان کی حکومت کا نام و نشان نہ رہے۔ ایسا ہی ہوا۔ ایران والوں کی سلطنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بالکل نابود ہو گئی اور پھر آج تک پارسیوں کو سلطنت نصیب نہیں ہوئی جہاں میں دوسروں کی رعیت ہیں۔ ان کی شہزادیاں تک قید ہو کر مسلمانوں کے تصرف میں آئیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ذلت ہوگی مردود کسریٰ پرویز ایک چھوٹے سے ملک کا بادشاہ ہو کر یہ دماغ رکھتا تھا کہ پروردگار عالم کے محبوب کا خط جو آنکھوں پر رکھنا تھا اس نے حقیر جان کر پھاڑ ڈالا۔ اس کی سزا ملی۔ یہ دنیا کے (جاہل) بادشاہ درحقیقت طاغوت ہیں۔ معلوم نہیں اپنے تئیں کیا سمجھتے ہیں کہ جیسے تم ویسے ہی خدا کی دوسری مخلوق تم میں کیا لعل لگتے ہیں جوں جوں دنیا میں علم کی ترقی ہوتی جاتی ہے توں توں بادشاہوں کے ناک کے کیڑے جھڑتے جاتے ہیں اور آج کے زمانہ میں تو کوئی ان نام نہاد بادشاہوں کو ایک کوڑی برابر بھی نہیں پوچھتا ہے۔ عظمت اور عزت کا تو کیا ذکر ہے۔ (آج سنہ ۱۹۷۸ء کا دور تو بہت ہی عبرت انگیز ہے)

(۷۲۶۵) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ قطان نے بیان کیا، ان سے یزید بن ابی عبید نے، ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک صاحب ہند بن اسماء سے فرمایا

۴- باب مَا كَانَ يَنْعَثُ النَّبِيُّ ﷺ

مِنَ الْأَمْرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ

وَاحِدٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ، دَحِيَّةَ الْكَلْبِيِّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ أَنْ يَذْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ.

۷۲۶۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى، فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، يَذْفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى مَزَقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلُّ مُمَزَّقٍ. [راجع: ۶۴]

سُيْمَرِج حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ

کہ اپنی قوم میں یا لوگوں میں اعلان کر دو عاشورہ کے دن کہ جس نے کھالیا ہو وہ اپنا بقیہ دن (بے کھائے) پورا کرے اور جس نے نہ کھالیا ہو وہ روزہ رکھے۔

اسلم : ((أَذِّنْ فِي قَوْمِكَ أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنْ مَنْ أَكَلَ فَلَيْتَمَ بَقِيَّةُ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ)).

[راجع: ۱۹۲۴]

ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے ایک ہی شخص کو اپنی طرف سے اپنی مقرر کر دیا۔

باب وفود عرب کو نبی کریم ﷺ کی یہ وصیت کہ ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں دین کی باتیں پہنچادیں۔
یہ مالک بن حویرث صحابی نے نقل کیا۔

۵- باب وَصَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَفُودِ الْعَرَبِ أَنْ يُلَاقُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ

قَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ.

(۷۲۶) ہم سے علی بن الجعد نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی (دوسری سند) امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ اور مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا، کہا ہم کو نصر بن شمیل نے خبر دی، کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، ان سے ابو جمرہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھے خاص اپنے تخت پر بٹھا لیتے تھے۔ انہوں نے ایک بار بیان کیا کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد آیا جب وہ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے آنحضرت ﷺ نے پوچھا کس قوم کا وفد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ربیعہ قبیلہ کا (عبد القیس اسی قبیلے کی ایک شاخ ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مبارک ہو اس وفد کو یا یوں فرمایا کہ مبارک ہو بلا رسوائی اور شرمندگی اٹھائے آئے ہو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کافروں کا ملک پڑتا ہے۔ آپ ہمیں ایسی بات کا حکم دیجئے جس سے ہم جنت میں داخل ہوں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی بتائیں۔ پھر انہوں نے شراب کے برتنوں کے متعلق پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے انہیں چار چیزوں سے روکا اور چار چیزوں کا حکم دیا۔ آپ نے ایمان باللہ کا حکم دیا۔ دریافت فرمایا جانتے ہو ایمان باللہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا کہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنے کا (حکم دیا) اور زکوٰۃ دینے کا۔ میرا

۷۲۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُقْعِدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ : إِنَّ وَلَدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ بِالْوَفْدِ؟)) قَالُوا : رَبِيعَةُ قَالَ : ((مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ أَوْ الْقَوْمِ غَيْرِ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ : إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارَ مُضَرَ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَسَأَلُوا عَنِ الْأَشْرَبَةِ فَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ وَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ، قَالَ : ((هَلْ تَذَرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟)) قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ : ((شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَخُذَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَإِنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ - وَأَطْعَنُ فِيهِ - صِيَامَ رَمَضَانَ وَتَوَتُّوْا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمْسَ

خیال ہے کہ حدیث میں رمضان کے روزوں کا بھی ذکر ہے اور غنیمت میں سے پانچواں حصہ (بیت المال) میں دینا اور آپ نے انہیں دباء، حتم، مزفت اور نقیر کے برتن (جن میں عرب لوگ شراب رکھتے اور بناتے تھے) کے استعمال سے منع کیا اور بعض اوقات مقیر کہا۔ فرمایا کہ انہیں یاد رکھو اور انہیں پہنچا دو جو نہیں آسکے ہیں۔

وَنَهَاهُمْ عَنِ الدِّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ)) وَرَبَّمَا قَالَ: الْمُقِيرِ قَالَ: ((أَحْفَظُوهُمْ وَأَبْلِغُوهُمْ مَنْ وَرَاءَكُمْ)).

[راجع: ۵۳]

مقیر یعنی قار لگا ہوا قارورہ روغن ہے جو کشتیوں پر ملا جاتا ہے۔ ترجمہ باب اسی فقرے سے نکلتا ہے کہ اپنے ملک والوں کو پہنچا دو کیونکہ یہ عام ہے۔ ایک شخص بھی ان میں کا یہ باتیں دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ اسی سے خبر واحد کا جت ہونا ثابت ہوا۔ دباء کدو کا توہنا، حتم سبز لاکھی اور رال کا برتن، نقیر کریدی ہوئی لکڑی کا برتن۔ اس وقت ان برتنوں میں شراب بنائی جاتی تھی۔ اس لیے آپ نے ان برتنوں کے استعمال سے بھی روک دیا، اب یہ خطرات ختم ہیں۔

باب ایک عورت کی خبر کا بیان

۶- باب خَبَرِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ

اگر یہ عورت ثقہ ہو تو اس کی خبر بھی واجب القبول ہے۔

(۷۲۶۷) ہم سے محمد بن الولید نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے، کہا ہم سے شعبہ نے، ان سے توبہ بن کیسان العنبری نے بیان کیا کہ مجھ سے شعبی نے کہا کہ تم نے دیکھا امام حسن بصری نبی کریم ﷺ سے کتنی حدیث (مرسلہ) روایت کرتے ہیں۔ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں تقریباً اڑھائی سال رہا لیکن میں نے ان کو آنحضرت ﷺ سے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کئی اصحاب جن میں سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے (دستر خوں پر بیٹھے ہوئے تھے) لوگوں نے گوشت کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ مطہرہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے آگاہ کیا کہ یہ ساندے کا گوشت ہے۔ سب لوگ کھانے سے رک گئے، پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کھاؤ (آپ نے کھلوا فرمایا یا اطعموا) اس لیے کہ حلال ہے یا فرمایا کہ اس کھانے میں کوئی حرج نہیں البتہ یہ جانور میری خوراک نہیں ہے۔ مجھ کو اس کے کھانے سے ایک قسم کی نفرت آتی ہے۔

۷۲۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ، أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سِتْنَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنَصَفٍ، فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هَذَا، قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ فَلَذَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمٍ فَنَادَتْهُمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَحْمٌ ضَبَّ فَأَمْسَكُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُوا أَوْ أَطْعَمُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ)) أَوْ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ شَكٌّ فِيهِ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي.


شعبی کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ امام حسن بصری جھوٹے ہیں بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ امام حسن بصری حدیث بیان کرنے میں بہت جرات کرتے ہیں حالانکہ وہ تابعی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صحابی ہو کر بہت کم حدیث بیان کرتے تھے۔ یہ احتیاط کی بنا پر تھا کہ خدا نخواستہ کوئی غلط حدیث بیان میں آئے اور میں زندہ دوزخی بنوں کیونکر غلط حدیث بیان کروں۔

تشیخ قرآن و حدیث پر چنگل مارنا اور ان کے خلاف رائے و قیاس سے بچنا غیادِ ایمان ہے۔ سب سے پہلے رائے قیاس پر عمل کرنے اور نص صریح کو رد کرنے والا ابلیس ہے۔ قرآن مجید کی صریح آیات اور رسول کریم ﷺ کی حدیث کے منکر کی سزا یہی ہے کہ وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا رہا ہے۔ ایک عورت ذات نے گوشت کے بارے میں بتلایا کہ وہ سانڈے کا گوشت ہے۔ اس کی خبر کو سب نے تسلیم کیا۔ اسی سے عورت کی خبر بھی قبول کی جائے گی بشرطیکہ وہ ثقہ ہو۔ اسی سے خبر واحد کا ججت ہونا ثابت ہوا جو لوگ خبر واحد کو ججت نہیں مانتے ان کا مسلک صحیح نہیں ہے جملہ احادیث کے نقل کرنے سے حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کا یہی مقصد ہے۔ والحمد للہ اولاً و آخراً یہ باب ختم ہوا۔

٩٤- کتاب الاعتصام بالكتاب والسنة

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو مضبوطی سے تھامے رہنا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ


 الاعتصام افتعال من العصمة والمراد امتثال قوله تعالى واعتصموا بحبل الله جميعا الآية قال الكرمانى هذه الترجمة منتزعة من قوله تعالى واعتصموا بحبل الله جميعا لان المراد بالحبل الكتاب والسنة على سبيل الاستعارة والجامع كونهما سببا للمقصود وهو الثواب والنجاة من العذاب كما ان الحبل سبب لحصول المقصود به من السقى وغيره والمراد بالكتاب القرآن للتعبد بتلاوته وبالسنة من جاء عن النبى صلى الله عليه وسلم من اقواله وافعاله وتقريره وماهم بفعله والسنة فى اصل اللغة الطريقة وفى اصطلاح الاصوليين والمحدثين ماتقدم قال ابن بطلان لا عصمة لاحد الا فى كتاب الله او فى سنة رسوله او فى اجماع العلماء على معنى فى احدهما ثم تكلم على السنة باعتبار مجاء عن النبى صلى الله عليه وسلم (فتح البارى)

لفظ اعتصام باب افعال کا مصدر عصمت سے ماخوذ ہے۔ اس سے مراد اللہ کے ارشاد واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کی تعمیل ہے۔ کرمانی نے کہا کہ یہ ترجمہ اللہ کے قول واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً سے ماخوذ ہے کیونکہ حبل سے مراد اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے اور مقصود ان سے ثواب اخروی پانا اور عذاب اخروی سے نجات حاصل کرنا ہے۔ جیسا کہ رسی سے کھینچ کر کنویں سے پانی پیا جاتا ہے اور رسی میں لنک کر اسے مضبوطی سے پکڑ کر کنویں سے باہر آیا جاسکتا ہے۔ پس کتاب سے مراد قرآن مجید ہے جس کی محض تلاوت کرنا بھی عبادت ہے اور سنت سے مراد رسول کریم ﷺ کے اقوال اور افعال اور آپ کا اپنے سامنے کسی کام کو ہوتے دیکھ کر ثابت رکھنا ہے اور لفظ سنت لغت میں طریقہ پر بولا جاتا ہے اور اصولیوں اور محدثین کی اصطلاح میں رسول کریم ﷺ کے اقوال و افعال اور تقریر پر بولا جاتا ہے۔ ابن بطال نے کہا غلطی سے بچنا صرف کتاب اللہ یا پھر سنت رسول اللہ ﷺ ہی میں ہے یا پھر اجماع علماء میں جو قرآن و حدیث کے مطابق ہو۔

۷۲۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ
(۷۲۶۸) ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے
سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے مسعر بن کدام اور ان کے علاوہ

(سفیان ثوری) نے، ان سے قیس بن مسلم نے، ان سے طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ ایک یہودی (کعب احبار اسلام لانے سے پہلے) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، اے امیر المؤمنین! اگر ہمارے یہاں سورہ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوتی کہ ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین کے پسند کر لیا“ تو ہم اس دن کو عید (خوشی) کا دن بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی تھی۔ عرفہ کے دن نازل ہوئی اور جمعہ کا دن تھا۔ امام بخاری نے کہا یہ روایت سفیان نے مسعر سے سنی۔ مسعر نے قیس سے سنا اور قیس نے طارق سے۔

مُسْلِمٌ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ [المائدة: ٣] لَا تَخْذُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَا عَلَمُ أَيُّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ. سَمِعَ سَفْيَانَ مِنْ مِسْعَرٍ، وَمِسْعَرٌ قَيْسًا وَقَيْسٌ طَارِقًا.

[راجع: ٤٥]

تشریح

تو اس دن مسلمانوں کی دو عید یعنی عرفہ اور جمعہ تھیں اور اتفاق سے یہود اور نصاریٰ اور مجوس کی عیدیں بھی اسی دن آگئی تھیں۔ اس سے پیشتر کبھی ایسا نہیں ہوا۔ الفاظ سمع سفیان میں حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے سماع کی صراحت کر دی۔ اس حدیث کی مناسبت باب سے یوں ہے کہ اللہ پاک نے امت محمدیہ پر اس آیت میں احسان جتلیا کہ میں نے آج تمہارا دین پورا کر دیا، اپنا احسان تم پر تمام کر دیا۔ یہ جب ہی ہو گا کہ امت اللہ و رسول کے احکام پر قائم رہے۔ قرآن و حدیث کی پیروی کرتی رہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ نزول آیت کے وقت اسلام مکمل ہو گیا بعد میں اندھی تقلید سے تقلیدی مذاہب نے اسلام میں اضافہ کر کے تقلید بغیر اسلام کی تکمیل کا مضحکہ اڑایا۔ فیہ اسفی۔

(۷۲۶۹) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل بن خالد نے، ان سے ابن شہاب نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے وہ خطبہ سنا جو انہوں نے وفات نبوی کے دوسرے دن پڑھا تھا۔ جس دن مسلمانوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر چڑھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے خطبہ پڑھا پھر کہا، ابا بعد! اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے وہ چیز (آخرت) پسند کی جو اس کے پاس تھی اس کے بجائے جو تمہارے پاس تھی یعنی دنیا اور یہ کتاب اللہ موجود ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول کو دین و سیدھا راستہ بتلایا پس اسے تم تھامے رہو تو ہدایت یاب رہو گے۔ یعنی اس راستے پر رہو گے جو اللہ نے اپنے پیغمبر کو بتلایا تھا۔

٧٢٦٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ أَلْفَدَ حِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ، وَاسْتَوَى عَلَى مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَشْهَدُ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَمَا بَعْدُ فَاخْتَارَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ ﷺ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ، وَهَذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا وَإِنَّمَا هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَهُ.

[راجع: ٧٢١٩]

شیخ

اگر قرآن کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ قرآن کا مطلب حدیث سے کھلتا ہے تو قرآن اور حدیث یہی دین کی اصلیں ہیں۔ ہر مسلمان کو ان دونوں کو تھامنا یعنی سمجھ کر انہی کے موافق اعتقاد اور عمل کرنا ضرور ہے جس شخص کا اعتقاد یا عمل قرآن اور حدیث کے موافق نہ ہو، وہ کبھی اللہ کا ولی اور مقرب بندہ نہیں ہو سکتا اور جس شخص میں جتنا اتباع قرآن و حدیث زیادہ ہے اتنا ہی ولایت میں اس کا درجہ بلند ہے۔ مسلمانو! خوب سمجھ رکھو موت سر پر کھڑی ہے اور آخرت میں پروردگار اور اپنے پیغمبر کے سامنے حاضر ہونا ضرور ہے، ایسا نہ ہو کہ تم وہاں شرمندہ بنو اور اس وقت کی شرمندگی کچھ فائدہ نہ دے۔ دیکھو یہی قرآن اور حدیث کی پیروی تم کو نجات دلوانے والی اور تمہارے بچاؤ کے لیے ایک عمدہ دستاویز ہے۔ باقی سب چیزیں ڈھونگ ہیں۔ کف و کرامات، تصور شیخ، درویشی کے شطیحات دوسرے خرافات جیسے حالِ حالِ نیازِ اعراض میلے ٹھیلے چرائیاں صندل یہ چیزیں کچھ کام آنے والی نہیں ہیں۔ ایک شخص نے حضرت جنید رحمہ اللہ کو جو رئیس الاولیاء تھے خواب میں دیکھا پوچھا کہ کی گزری؟ انہوں نے کہا وہ درویشی کے حقائق اور دقائق اور فقیری کے نکتے اور طرائف سب گئے گزرے کچھ کام نہیں آئے۔ چند رکعتیں تہجد کی جو ہم سحر کے قریب (سنت کے موافق) پڑھا کرتے تھے، انہوں نے ہی ہم کو بچایا۔ یا اللہ! قرآن اور حدیث پر ہم کو جمائے اور شیطانی علوم اور وسوسوں سے بچائے رکھ، آمین۔

۷۲۷۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،
حَدَّثَنَا وَهَبٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ،
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمِنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ
ﷺ وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْكِتَابَ)).

(۷۲۷۰) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا، ان سے خالد حذاء نے، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا اے اللہ! اسے قرآن کا علم سکھا۔

[راجع: ۷۵]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ امت کے بڑے عالم ہوئے خاص طور پر علم تفسیر میں ان کا کوئی نظیر نہ تھا۔

۷۲۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ،
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفًا ابْنَ أَبِي
الْمُنْهَالِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ: إِنَّ
اللَّهَ يُغْنِيكُمْ أَوْ نَعَشَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ
ﷺ. [راجع: ۷۱۱۲]

(۷۲۷۱) ہم سے عبد اللہ بن صباح نے بیان کیا، کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عوف اعرابی سے سنا، ان سے ابو المنہال نے بیان کیا، انہوں نے ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ غنی کر دیا ہے یا بلند درجہ کر دیا ہے۔

۷۲۷۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ
يُبَايِعُهُ وَاقِرٌ بِذَلِكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى
سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَاعَتْ.

(۷۲۷۲) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الملک بن مروان کو خط لکھا کہ وہ اس کی بیعت قبول کرتے ہیں اور یہ لکھا کہ میں تیرا حکم سنوں گا اور مانوں گا بشرطیکہ اللہ کی شریعت اور اس کے رسول کی سنت کے موافق ہو جہاں تک مجھ سے